خطبۂ استقبالیہ ؛

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعوت پر آل اسلامی پارٹیز کنونشن ۱۵ دسمبر کو اسلام آباد میں منعقد ہوا اس موقع پر انہوں نے درج ذیل خطبۂ استقبالیہ دیا ——

قابل صد احترام علماء کرام، مشائخ عظام، رہنمایانِ دین اور زعمائے ملت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

میں سب سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے آپ سب اکابر و زعماء حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے کل جماعتی اسلامی کانفرنس کے مقاصد سے اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس سرد موسم میں اسلام آباد تشریف آوری کی زحمت گوارا فرمائی اور ہماری حقیر مگر مخلصانہ دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا، اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اس کا اجر عطا فرمائے اور ہم سب کو توفیق دے کہ ہم آج کے اس عظیم اجتماع میں اپنے دینی وملی فرائض کی بجاآوری کے لیے مثبت ٹھوس اور متفقہ لائحہ عمل اختیار کر سکیں۔

حضرات محترم! ملک کے طول وعرض سے مشائخ عظام اور علماء کرام کی ایک بڑی تعداد کو وفاقی دارالحکومت میں تشریف آوری کی زحمت جن مقاصد کے لیے دی گئی ہے ان کی ایک جھلک دعوت نامہ میں بھی آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں ان مسائل کی سنگینی اور حالات کی تیز رفتاری ہم سے جس بیداری، حوصلہ، استقامت اور جہد مسلسل کے لیے جدوجہد کو منظم اور مربوط کرنے کا تقاضا کر رہی ہے اس کے احساس وادراک کو اجاگر کرنے کے لیے آج کے اس کنونشن کا انعقاد کیا گیا ہے اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات کے ارشادات اور تجاویز سامنے آنے سے قبل دینی قوتوں کو درپیش صورت حال کا اجمالی سا خاکہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے ——

رہنمایانِ ملت :- اس وقت دردمند مسلمان اور دینی قوتیں ایک دوراہے پر حیران وششدر کھڑی ہیں ایک طرف برسر اقتدار طبقہ ہے جس سے دینی جماعتوں اور پاکستان کے غیور مسلمانوں نے بڑی توقعات وابستہ کی تھیں جنہوں نے بے لوث اخلاص وایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی توانائیوں کا سارا سرمایہ اسلامی جمہوری اتحاد کی نذر کر دیا تھا کہ اسکے منشور میں ملک وملت کی خوشحالی فلاح و نجاح اور اسلام کے عادلانہ نظام کی عملی حکمرانی کی ضمانت دی گئی تھی اس مقدس مقصد کے لیے آپ سب نے اپنا سب کچھ تج کر حکمرانوں کو بام اقتدار تک پہنچایا مگر ہوا کیا؟ —— (الف) قرآن وسنت کی بالادستی اور اسے سپریم لاء بنانے کا مسئلہ علانیہ عدل کے باوجود نہ صرف منافقانہ مصلحتوں کی وجہ سے پس پشت ڈال دیا گیا بلکہ —— (ب) جو شریعت بل آپ سب کی طویل جدوجہد اور شریعت کے لیے خیبر سے کراچی تک مسلمانوں کے آٹھ سالہ طویل لانگ مارچ کے نتیجہ میں سینٹ نے متفقہ پاس کرایا تھا اور ہماری منزل کے سمت ایک اہم پیش رفت تھی اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال کر اسی بل کے نام پر ایک ایسا سرکاری مسودہ پاس کرایا گیا جس نے زندگی کے تمام شعبوں، رائج الوقت سیاسی نظام، عدالتی نظام، معاشی نظام یہاں تک کہ مسلمانوں کے پرسنل لاء عائلی نظام پر بھی اسلام اور شریعت کے اثر انداز ہونے کے سارے دروازے بند کر دیئے۔ اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار شریعت کے نام پر اسمبلی کے ذریعہ قرآن وسنت کی سپرمیسی (بالادستی) اور اللہ کی حاکمیت کی نفی کی گئی اس بل کے اس طرح پاس کرا دینے کا درپردہ مقصد

یہ تھا کہ موجودہ استحصالی نظاموں کو تحفظ بھی دیا جائے اور دوسری طرف شریعت الٰہیہ اور نظام مصطفوی علی صاحبہا الف الف تحیۃ کے لیے اب تک کی جانے والی آپ کی منظم اور مربوط جدوجہد کو سبوتاژ کر دیا جاتے ان ہی لوگوں میں سے کسی نے موجودہ شریعت بل پاس کراتے جانے کے بعد کہا کہ ہم نے بڑی ہوشیاری سے ملّا کی بھک بھک اور جھک جھک کا خاتمہ کر دیا ہے غضب تو یہ ہے کہ ——

(ج) اسلام کے ان نام نہاد نام لیواؤں نے سُودی نظام جو اللہ اور رسول ؐ کے خلاف ایک اعلانِ جنگ ہے کے تحفظ اور دفاع کا بیڑا اس انداز میں اٹھایا کہ علماء اور مشائخ کی توہین و تضحیک میں کوئی کسر نہ اٹھائی گئی بلکہ اوّلاً تو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے مالی قوانین کو مستثنیٰ قرار دینے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا اور ثانیاً جب وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ بھی سودی نظام کے خلاف آیا تو پھر وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر کے اللہ اور رسول ؐ کے غیض و غضب کو دعوت دی گئی اور ساتھ ہی ساتھ شرعی عدالتوں کا وجود ہی ختم کر دینے کی علانیہ اور درپردہ کوششیں شروع کی گئیں —— (د) آئی جے آئی کے نام پر برسراقتدار آنے والوں نے اپنی نظریاتی حلیف جماعتوں اور دینی قوتوں کے علماء و مشائخ کے علی الرغم لادینی علاقائی لسانی اور نسلی عصبیتوں کے علمبردار گروہوں اور جماعتوں کا سہارا لیتے ہوئے انکی شاخوں پر اپنے آشیانے بنائے اور ملک کا عمومی رخ سیکولرزم اور اباحیت کی طرف پھیر دیا گیا —— (ہ) اپنے نظریاتی قوتوں کے جذبات اور احساسات کو نظر انداز کر دینے کی ایک واضح مثال شناختی کارڈ میں مذہب کے ذریعہ مسلم اور غیر مسلم تشخص کے اظہار کا مسئلہ ہے کہ مسلمانوں کے ایک متفقہ اور قانونی تقاضوں پر مبنی بے ضرر سی بات کو بھی متنازعہ بنا دیا گیا ہے کہ اسلامی ذہنیت رکھنے والی لابی کی حوصلہ افزائی نہ ہو جائے۔

اکابرینِ ملت! آئی جے آئی کے منشور اور مینڈیٹ سے انحراف کا نتیجہ یہی سامنے آنا تھا کہ وہ فسطائی قوتیں اور سیکولر پارٹیاں جسے دینی قوتوں اور جماعتوں نے اور اسلام اور محب وطن مسلمانوں نے بڑی صبر آزما جدوجہد کے ذریعہ محروم الاقتدار کر دیا تھا دوبارہ اُبھر آئیں انہیں پنپنے اور اپنی صفیں منظم کرنے کا موقع ملا اور برسراقتدار لوگوں کی وجہ سے لوگ نباش اول کو دعا دینے لگے اور ملک پر دوبارہ فسطائی اور نسوانی فاشزم کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

یا اُمناء اللہ فی الارض! ایسے حالات میں بابری مسجد کا دلخراش سانحہ نمودار ہوا ہے کہ ہماری دینی قوتیں اور مذہبی جماعتیں ایک چوراہے پر کھڑی ہیں اور بابری مسجد کا دلخراش سانحہ ایسے حالات میں رونما ہوا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں اقتدار اور مفادات کی جنگ میں مصروف ہیں اور حال یا مستقبل میں دونوں سے اسلام کے بارہ میں کسی خیر اور بہتری کی توقع نہیں دونوں کا رویہ منافقانہ یا عملاً معاندانہ ہے نفاذ شریعت کی عظیم جدوجہد سبوتاژ کر دی گئی ہے اور اس کے لیے میدان عمل میں مصروف طاقتوں کا شیرازہ بکھر گیا ہے یا وہ تعطل اور جمود کے شکار ہیں ملک کے بے چین شہری عموماً اور اسلام سے وابستگی رکھنے والے مسلمانوں کی نگاہیں خصوصاً صرف دینی جماعتوں اور شخصیات کی طرف اٹھ رہی ہیں اور بار بار آزمائے گئے لادینی سیکولر سیاستدانوں اور منافق حکمرانوں سے مکمل مایوس ہیں اور سوچتے ہیں کہ آئندہ اس ملک کی دینی سیاست کا تحفظ کیسے ہوگا؟ پاکستان کا اسلامی تشخص کیسے قائم رہ سکے گا؟ حقیقی منزل اسلامی انقلاب اور نفاذ شریعت کے لیے ہمیں اپنا کوئی الگ راستہ نکالنا ہوگا یا ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈستے

رہیں گے اور اہل دین و دانش کو انہی لوگوں کا ضمیمہ بننا پڑے گا؟ یہ سب سوالات ہیں دعوتِ فکر دے رہے ہیں اور مسلمانوں کی نگاہیں آپ پر لگی ہوئی ہیں۔

پاسدارانِ ملت: یہ بات درست ہے کہ ملک میں مختلف دینی و سیاسی جماعتیں بالخصوص علماء کرام کی تنظیمیں نظامِ شریعت کے غلبہ و نفاذ کے لیے مصروفِ عمل ہیں اور انکی جدوجہد کے اثرات سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ ان تمام جماعتوں اور حلقوں کی جدوجہد کو باہم مربوط اور متحد کیے بغیر وہ مقاصد حاصل نہیں کیے جاسکتے جن کے حصول کے لیے یہ جماعتیں اپنی اپنی جگہ پورے خلوص کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ میں نے دعوت نامہ میں اپنے اکابر اور بزرگوں کی خدمت میں یہی گذارش پیش کی ہے کہ ایسے حالات میں ایک مسلمان اور پھر علم دین سے نسبت کے تقاضے، پاکستان میں دینی سیاست کے مستقبل اور بابری مسجد سمیت بھارت میں ہزاروں مسلمانوں کے قتل عام اور سینکڑوں مساجد کے انہدام اور کشمیری حریت پسندوں پر بھارت کے شرمناک مظالم جیسے چیلنج درپیش ہیں آپ کا اولین فریضہ ہے کہ تمام مکاتبِ فکر کے قائدین اپنی دینی جدوجہد کو مربوط و منظم بنائیں اور متحد ہو کر ملک میں دینی سیاست کے تحفظ سمیت نظامِ شریعت کے عملی اور مکمل نفاذ کے لیے فیصلہ کن جدوجہد کا آغاز کریں۔

راہنمایانِ ذی وقار، ملک کی عمومی ناگفتہ بہ صورتِ حال اور دینی سیاست کے تحفظ اور نفاذ شریعت کی جدوجہد کو مربوط کرنے جیسے اہم امور پر غور و خوض کے لیے آپ حضرات کو زحمت دی گئی ہے امید ہے کہ آپ جیسے حساس اور باشعور راہنماؤں کی گراں قدر آراء، تجاویز اور ارشادات و خیالات سے کوئی ایسا راستہ اور متفقہ لائحہ عمل ضرور ملے گا جو ملک کو موجودہ بحران سے نکال کر ایک مکمل اور صحیح اسلامی معاشرہ کی راہ پر گامزن کر سکے۔

میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے ایک بار پھر آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں یقین دلاتا ہوں کہ ملک و قوم کے اکابر، مشائخ اور علماء اور دینی رہنما، باہمی مشاورت سے جو لائحہ عمل اور متفقہ پروگرام طے کریں گے جمعیۃ علماء اسلام اپنی روایات کے مطابق اسکی تکمیل کے لیے ہراول دستہ کا کردار ادا کرے گی۔ اور ناچیز علم و عمل ہر لحاظ سے آپکے خاک پا بھی نہ ہونے کے باوجود خود کو سپاہی سمجھیگا آپ حضرات کے مکرر شکریہ کے ساتھ ساتھ دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمارے اس مل بیٹھنے کو قبول فرمادے اور ایسے فیصلے کرنے کی توفیق دے جو ملک و ملت کے حق میں بہتر ہوں دینی سیاست کا مستقبل محفوظ ہو نفاذ شریعت کی منزل قریب ہو جو بدامنی، بے یقینی اور پراگندہ خیالی سے پاک ایک پُرامن، خوشحال اور پُراعتماد مستقبل کی بنیاد بن سکے۔

آمین یا الٰہ العالمین

(سینیٹر مولانا) سمیع الحق سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام

۱۵ دسمبر ۱۹۹۲ء اسلام آباد